جیل خانہ جات ایکٹ، 1894

(IX بابت 1894)

مندرجات

باب I

ابتدائیہ

1۔ مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ

2۔ [منسوخ شُدہ]

3۔ تعریفات

باب II

جیل خانہ جات کی دیکھ بھال اور افسران

4۔ قیدیوں کے لیے اقامتی سہولیات

5۔ جیل خانہ جات کے ڈائریکٹر

6۔ جیل خانہ جات کے افسران

7۔ قیدیوں کے لیے عارضی اقامتی سہولیات

باب III

افسران کے فرائض

عمومی

8۔ جیل خانہ جات کے افسران کا کنٹرول اور فرائض

9۔ افسران کا قیدیوں کے ساتھ کاروباری لین دین کا امتناع

10۔ افسران کا جیل کے ٹھیکوں میں عدم مفاد

سپرنٹنڈنٹ

11۔ سپرنٹنڈنٹ

12۔ سپرنٹنڈنٹ کا ریکارڈ رکھنا

میڈیکل آفیسر

13۔ میڈیکل آفیسر کے فرائض

14۔ مخصوص معاملات میں میڈیکل آفیسر کا اطلاع دینا

15۔ قیدی کی وفات پر اطلاع دہی

جیلر

16۔ جیلر

17۔ قیدی کی وفات پر جیلر کا اطلاع دینا

18۔ جیلر کی ذمہ داری

19۔ جیلر کا رات کو حاضر رہنا

20۔ ڈپٹی اور اسسٹنٹ جیلروں کے اختیارات

ماتحت افسران

21۔ دربان کے فرائض

22۔ ماتحت افسران کا رخصت کے بغیر غیر حاضر نہ ہونا

23۔ سزا یاب افسران

باب IV

قیدیوں کا داخلہ، اخراج اور رہائی

24۔ بوقتِ داخلہ قیدیوں کا معائنہ

25۔ قیدیوں کا مال واسباب

26۔ قیدیوں کی منتقلی اور رہائی

باب V

قیدیوں کا نظم وضبط

27۔ قیدیوں کی علیحدگی

28۔ قیدیوں کی یکجا یا علیحدہ قید

29۔ قیدِ تنہائی

30۔ سزائے موت کے قیدی

باب VI

دیوانی اور غیر سزایافتہ

فوجداری قیدیوں کی خوراک، ملبوسات اور بستر

31۔ بعض قیدیوں کی نجی ذرائع سے دیکھ بھال

32۔ بعض قیدیوں کے درمیان کھانے اور ملبوسات کے تبادلے پر پابندی

33۔ دیوانی اور غیر سزایافتہ فوجداری قیدیوں کو ملبوسات اور بستر کی فراہمی

باب VII

قیدیوں کا روزگار

34۔ دیوانی قیدیوں کا روزگار

35۔ فوجداری قیدیوں کا روزگار

36۔ قیدِ بامشقت کے سزایافتہ فوجداری قیدیوں کا روزگار

باب VIII

قیدیوں کی صحت

37۔ بیمار قیدی

38۔ میڈیکل آفیسرز کی ہدایات کا ریکارڈ

39۔ ہسپتال

باب IX

قیدیوں کی ملاقاتیں

40۔ دیوانی اور غیر سزایافتہ فوجداری قیدیوں کی ملاقاتیں

41۔ ملاقاتیوں کی تلاشی

باب X

جیل خانہ جات سے متعلق جرائم

42۔ جیل میں ممنوعہ اشیالانے، جانے اور قیدیوں سے رابطے پر سزا

43۔ سیکشن 42 کے تحت جرم پر گرفتاری کا اختیار

44۔ سزاؤں کی اشاعت

باب XI

دورانِ قید جرائم

45۔ دورانِ قید جرائم

46۔ ان جرائم پر سزا

47۔ سیکشن 46 کے تحت سزاؤں کا شمار

48۔ سیکشن 46 اور 47 کے تحت سزائیں

49۔ سزاؤں کا مذکورہ بالا سیکشنوں سے تطابق

50۔ سزا کے لیے میڈیکل آفیسر سے قیدی کی صحت مندی کی تصدیق

51۔ سزاؤں کے کھاتے میں اندراجات

52۔ سنگین جرم کے ارتکاب پر ضابطہ کار

53۔ سزائے تازیانہ

54۔ جیل خانوں کے ماتحت عملے کے جرائم

باب XII

متفرقات

55۔ قیدیوں کی بیرون ملک قید خانہ تحویل، کنٹرول اور روزگار

56۔ بیڑیوں میں قید

57۔ بیڑیوں میں نقل و حمل کی سزا کے تحت قیدیوں کی قید

58۔ ماسوائے ضرورت کے جیلر کا قیدیوں کو بیڑیوں میں نہ رکھنا

59۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار

60۔ [منسوخ شُدہ]

61۔ قواعد کی نقول کی نمائش

62۔ سپرنٹنڈنٹ اور میڈیکل آفیسر کے اختیارات کا استعمال

شیڈول

[منسوخ شُدہ]

متن

[1]جیل خانہ جات ایکٹ، 1894

(IX بابت 1894)

[22 مارچ، 1894]

جیل خانہ جات سے متعلق قانون میں ترمیم کے لیے ایکٹ۔

جب کہ یہ مناسب ہے کہ [2][پاکستان] میں جیل خانہ جات سے متعلق قانون میں ترمیم کی جائے اور ان جیل خانہ جات کو باضابطہ بنانے کے لیے قواعد وضع کیے جائیں؛

اس {ایکٹ} کے ذریعے اسے یوں وضع کیا جاتا ہے:-

باب I

ابتدائیہ

1۔ مختصر عنوان، دائرۂ کار اور آغازِ نفاذ - (1) یہ ایکٹ جیل خانہ جات ایکٹ، 1894 کہلائے گا۔

[3][(2) اِس کا دائرۂ کار پورا پاکستان ہے۔]

---

[1]مقاصد اور وجوہات کی تفصیل کے لیے، دیکھیے انڈیا گزٹ، 1908، حصہ V، صفحہ 14؛ سلیکٹ کمیٹی کی رپورٹ کے لیے، دیکھیے ایضاً، صفحہ 63 اور کونسل کی کارروائیوں کے لیے، دیکھیے ایضاً۔ حصہ VI، صفحات 10، 21، 93، 126 اور 139۔

یہ ایکٹ بالائی تناول کے خارج شُدہ علاقہ پھلیرا میں این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ کے قابل اطلاق دائرۂ کار تک بعض تبدیلیوں کے ساتھ لاگو ہوا۔، دیکھیے ایضاً این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ (بالائی تناول) (خارج شُدہ علاقہ) ضابطۂ قوانین، 1950۔

بلوچستان کے ٹھیکے پر دیے گئے علاقہ جات کو اس کے دائرۂ کار میں شامل کیا گیا، دیکھیے ٹھیکے پر دیے گئے علاقہ جات (قوانین) آرڈر، 1950 (گورنر جنرل آرڈر۔ III بابت 1950)، اور بلوچستان کے متحدہ علاقوں میں لاگو ہوا، دیکھیے انڈیا گزٹ، 1937، حصہ I، صفحہ 1499۔

بذریعہ این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ (بالائی ٹناول) (خارج شُدہ علاقہ) ضابطۂ قوانین، 1950، پھلیرا کے علاوہ بالائی تناول کے خارج شُدہ علاقہ جات تک نافذ ہوا اور یکم جون، 1951 سے اُس علاقے میں نافذ العمل قرار پایا، دیکھیئے این۔ ڈبلیو۔ ایف۔ پی۔ گزٹ، غیر معمولی، مؤرخہ یکم جون، 1951۔

[2]بذریعہ مرکزی قوانین (اصلاحِ قانونِ موضوعہ) آرڈیننس، 1960 (XXI بابت 1960) "صوبوں اور وفاق کے دارالحکومت" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ 14 نومبر، 1955 سے مؤثر ہوا، ایس۔ 3 اور دوسرا شیڈول؛ اور مؤرخہ 9 جون، 1960 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 725 تا 845 پر شائع ہوا، جسے پہلے بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (گورنر جنرل آرڈر نمبر 4 بابت 1949) الفاظ "برطانوی انڈیا" سے بدل دیا گیا تھا، مؤرخہ 29 اپریل، 1949 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول؛ اور پاکستان گزٹ میں شائع ہوا۔

(3) اس کا نفاذ یکم جولائی، 1894 سے ہوگا۔

(4) اس ایکٹ میں درج کچھ بھی [4] [سندھ اور [5] [کراچی ڈویژن] کے دیوانی جیل خانہ جات پر لاگو نہیں ہوگا اور اُن جیلوں کا [6] بمبئی ایکٹ II بابت 1874 (مشمول) سیکشن 9 تا 16 کی دفعات کے تحت انصرام کیا جائے گا، جو مابعد وضع شُدہ قوانین کے ذریعے ترمیم کردہ ہیں۔

[7] [2۔ تنسیخ**********]

3۔ **تعریفات** - اس ایکٹ میں۔

(1) "جیل خانہ" سے مراد قیدیوں کو رکھنے کے لیے [8] [صوبائی حکومت] کے عمومی یا خصوصی احکامات کے تحت مستقل یا عارضی طور پر استعمال کی جانے والی کوئی جیل یا جگہ ہے اور جس میں اس سے ملحقہ تمام اراضی اور عمارات شامل ہیں مگر اس میں مندرجہ ذیل شامل نہیں ہیں۔

(اے) ان قیدیوں کی قید کی جگہ جو بلاشرکتِ غیرے پولیس کی حراست میں ہوں؛

(بی) [9] مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1882 (X بابت 1882) کے سیکشن 541 کے تحت [10] [صوبائی حکومت] کی جانب سے خصوصی طور مقرر کردہ کوئی جگہ؛ یا

(سی) [11] [صوبائی حکومت] کے عمومی یا خصوصی حکم کے ذریعے ذیلی جیل قرار دی گئی جگہ:

---

[3] بذریعہ مرکزی قوانین (اصلاح قانونِ موضوعہ) آرڈیننس، 1960 (XXI بابت 1960) بدل دیا گیا، 14 اکتوبر 1955 سے مؤثر ہوا، ایس۔3 اور دوسرا شیڈول: اور مؤرخہ 9 جون، 1960 کو پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 725 تا 845 پر شائع ہوا۔

[4] بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (گورنر جنرل آرڈر نمبر۔4 بابت 1949) الفاظ "بمبئی کے شہر سے باہر بمبئی کی پریزیڈنسی" کو بدل دیا گیا، 29 اپریل، 1949 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور شیڈول؛ اور پاکستان گزٹ میں شائع ہوا۔

[5] بذریعہ قوانین کی مرکزی تطبیق آرڈر، 1964 (پی او نمبر 1 بابت 1964) "کراچی کا وفاقی علاقہ" کو بدل دیا گیا؛ آرٹیکل 2 اور شیڈول، جسے بذریعہ تنسیخی اور ترمیمی آرڈیننس، 1961 (I بابت 1961) "فیڈریشن کے دارالحکومت" سے بدل دیا گیا تھا؛ سیکشن 3 اور دوسرا شیڈول۔

[6] سول جیل خانہ جات ایکٹ، 1874۔

[7] بذریعہ تنسیخی ایکٹ، 1938 (1 بابت 1938) منسوخ کیا گیا، ایس۔2 اور شیڈول۔

[8] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[9] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول۔

[10] بعد ازاں بذریعہ مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1898 بدل دیا گیا۔

[11] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

(2) "فوجداری قیدی" سے مراد کسی عدالت یا فوجداری دائرۂ اختیار استعمال کرنے والی کسی اتھارٹی کے حکم یا اختیار یا وارنٹ یا کورٹ مارشل کے کسی حکم کے تحت باضابطہ طور پر حراست میں دیا گیا کوئی قیدی ہے:

(3) "سزا یافتہ فوجداری قیدی" سے مراد عدالت یا فوجی عدالت کی دی گئی سزا کا کوئی فوجداری قیدی ہے اور اس میں [12] مجموعۂ ضابطۂ فوجداری، 1882 (X بابت 1882) کے باب VIII کی دفعات یا [13] اسیران ایکٹ، 1871 (V بابت 1871) کے تحت جیل میں مقید شخص بھی شامل ہے:

(4) "دیوانی قیدی" سے مراد وہ قیدی ہے جو فوجداری قیدی نہ ہو:

(5) "نظامِ عفو" سے مراد جیلوں میں قیدیوں کو نمبر دینے کو باضابطہ بنانے اور نتیجتاً اُن کی سزاؤں میں کمی کے فی الوقت نافذ العمل قواعد ہیں:

(6) "احوال نامہ" سے مراد اس ایکٹ یا اس کے تحت بذریعہ قواعد ہر قیدی کے حوالے سے درکار معلومات ظاہر کرنے کا ٹکٹ ہے:

[14] [(7) * * * * * * * * * * * * *** **]

[15] [(7-اے) * * * * * * * * * * * *]

(8) "طبّی ماتحت" سے مراد اسسٹنٹ سرجن، دواساز یا سند یافتہ ہسپتال اسسٹنٹ ہے: اور

(9) "ممنوعہ شے" سے مراد وہ شے ہے جس کا کسی جیل میں داخلہ یا اس سے اخراج اس ایکٹ کے تحت کسی قاعدے کے ذریعے ممنوع ہو۔

باب II

جیل خانہ جات کی دیکھ بھال اور افسران

4۔ قیدیوں کے لیے اقامتی سہولیات - [16] [صوبائی حکومت] اس حکومت کے تحت علاقوں میں قیدیوں کے لیے اس ایکٹ کی مقتضیات کے تعمیلی طریقِ کار کے مطابق بنائی اور باضابطہ رکھی گئی جیلوں میں قیدیوں کی علیحدگی کے حوالے سے اقامتی سہولیات فراہم کرے گی۔

---

[12] بعد ازاں بذریعہ مجموعۂ تعزیرات پاکستان، 1898 تبدیل کیا گیا۔

[13] بعد ازاں بذریعہ جیل خانہ جات ایکٹ، 1900 تبدیل کیا گیا۔

[14] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962) حذف کیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

[15] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) کا آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962) حذف کیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

[17] [5۔ **جیل خانہ جات کے ڈائریکٹر** - جیل خانہ جات کے ڈائریکٹر صوبائی حکومت کے مخصوص کردہ علاقہ جات کے لیے مقرر کیے جائیں گے اور صوبائی حکومت کے احکامات کے تحت اپنی تعیناتی کے علاقے کی جیلوں اور اُن میں ملازم عملے پر عمومی کنٹرول اور نگرانی کے اختیار استعمال کریں گے۔]

6۔ جیل خانہ جات کے افسران - ہر جیل کے لیے ایک سپرنٹنڈنٹ، ایک میڈیکل آفیسر (جو سپرنٹنڈنٹ بھی ہو سکتا ہے)، ایک طبّی ماتحت، جیلر اور [18][صوبائی حکومت] کے ضروری سمجھے جانے والے دیگر افسران ہوں گے:

[19] [* * * * * * * * * * * *]

[20][تاہم مزید یہ کہ [21][صوبائی حکومت] پنجاب میں کسی جیل میں جیلر کے بجائے ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ اور ڈپٹی یا اسسٹنٹ جیلر کے بجائے اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ کی تقرری کر سکتی ہے اور وہ افسران یوں تقرری پر وہی اختیارات استعمال کریں گے اور فرائض انجام دیں گے اور انھی نااہلیتوں کے تحت ہوں گے جیسے جیلر اور ڈپٹی یا اسسٹنٹ جیلر بالترتیب ہیں۔]

7۔ قیدیوں کے لیے عارضی اقامتی سہولیات - جب [22] [ڈائریکٹر جیل خانہ جات] پر ظاہر ہو کہ کسی جیل میں قیدیوں کی تعداد وہاں باآسانی اور باحفاظت رکھے جانے سے زائد ہے اور اس زائد تعداد کو کسی دوسری جیل میں منتقل کرنا آسان نہیں ہے،

یا کسی جیل میں کوئی متعدی بیماری پھیلنے یا کسی اور وجہ سے کسی قیدی کی عارضی پناہ اور محفوظ تحویل کی فراہمی مقصود ہے،

تو کسی جیل میں بآسانی یا بحفاظت نہ رکھے جا سکنے والے قیدیوں کے لیے عارضی جیلوں میں پناہ اور محفوظ تحویل کا اہتمام [23][صوبائی حکومت] کی جانب سے ہدایت کردہ افسر کی جانب سے اور طریقِ کار کے مطابق کیا جائے گا۔

---

[16] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" سے بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[17] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) کا آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962 بدل دیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

[18] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" سے بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[19] بذریعہ مرکزی ایکٹس و آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (گورنر جنرل آرڈر۔ نمبر۔4 بابت 1949) حذف کیا گیا، آرٹیکل 3 اور شیڈول؛ 29 اپریل، 1949 سے مؤثر ہوا؛ اور پاکستان گزٹ میں شائع ہوا۔

[20] بذریعہ اسیران (پنجاب ترمیم) ایکٹ، 1926 (IX بابت 1926) اضافہ کیا گیا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 16 اگست، 1926 کو پنجاب گزٹ میں صفحہ 1 پر شائع ہوا۔

[21] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" سے بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[22] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) کا آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962) "انسپکٹر جنرل" کو بدل دیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

[23] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" سے بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول، جیسا کہ بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

باب III

افسران کے فرائض

عمومی

8۔ جیل خانہ جات کے افسران کا کنڑول اور فرائض - جیل کے تمام افسران سپر نٹنڈنٹ کی ہدایات کی تعمیل کریں گے؛ جیلر کے ماتحت تمام افسران اُن کو جیلر کی جانب سے سپر نٹنڈنٹ کی منظوری سے یا سیکشن[24] [59] کے تحت بذریعہ قواعد سونپے گئے مجوّزہ فرائض انجام دیں گے۔

9۔ افسران کا قیدیوں کے ساتھ کاروباری لین دین کا امتناع - کسی جیل کا کوئی افسر یا اس کے مفاد کے تحت یا اس کا رکھا گیا کوئی شخص کسی قیدی کو کوئی شے فروخت نہیں کرے گا نہ اس کی اجازت دے گا یا فروخت کرنے یا اجازت دینے سے کوئی منافع حاصل نہیں کرے گا نہ کسی قیدی سے بلاواسطہ یا بالواسطہ رقم یا دیگر کاروباری لین دین کرے گا۔

10۔ افسران کا جیل کے ٹھیکوں میں عدم مفاد- کسی جیل کا کوئی افسر یا اس کے مفاد کے تحت یا اس کا رکھا گیا کوئی شخص جیل کی رسد کے کسی ٹھیکے میں بلاواسطہ یا بالواسطہ کوئی مفاد نہیں رکھے گا؛ اور نہ وہ جیل کے ضمن میں یا کسی قیدی سے متعلق کسی شے کی خرید یا فروخت سے بلاواسطہ یا بالواسطہ کوئی مفاد حاصل کرے گا ۔

سپر نٹنڈنٹ

11۔ سپر نٹنڈنٹ - (1) سپر نٹنڈنٹ[25] [جیل خانہ جات کے ڈائریکٹر] کے احکامات کے تحت نظم وضبط، لیبر، اخراجات، سزا اور کنٹرول سے متعلق تمام معاملات میں جیل کا انصرام کرے گا۔

(2) مرکزی جیل یا کسی پریذیڈنسی ٹاؤن میں واقع کسی جیل کے علاوہ کسی جیل کا سپر نٹنڈنٹ[26] [صوبائی حکومت] کی جاری عمومی یا خصوصی ہدایات کے تحت اس ایکٹ یا اس کے تحت کسی قاعدے سے غیر منافی ان تمام احکامات کی تعمیل کرے گا جو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کی جانب سے بحوالہ جیل دیے جاسکتے ہیں اور[27] [جیل خانہ جات کے ڈائریکٹر] کو ان تمام احکامات اور اُن پر کیے گئے اقدامات کی رپورٹ کرے گا۔

12۔ سپر نٹنڈنٹ کا ریکارڈ رکھنا - سپر نٹنڈنٹ مندرجہ ذیل ریکارڈ باقاعدہ رکھے گا یا رکھوانے کا بندوبست کرے گا:-

---

[24] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "60" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[25] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) کا آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962) "انسپکٹر جنرل" کو بدل دیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

[26] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" سے بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی

[27] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) کا آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962) "انسپکٹر جنرل" کو بدل دیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

(1) موجود قیدیوں کا رجسٹر؛

(2) یہ ظاہر کرنے والا کھاتہ کہ ہر قیدی نے کب آزاد ہونا ہے؛

(3) دورانِ قید جرائم پر قیدیوں پر عائد سزاؤں کے اندراج کے لیے سزا کا کھاتہ؛

(4) جیل کے انتظام سے متعلق کسی معاملے سے متعلق ملاقاتیوں کے کسی تبصرے کے اندراج کے لیے کتاب؛

(5) قیدیوں سے لی گئی رقم اور دیگر اشیا کا ریکارڈ؛ اور سیکشن 59 کے تحت بذریعہ قواعد مجوّزہ تمام دیگر ریکارڈ[28] [***]۔

میڈیکل آفیسر

13۔ میڈیکل آفیسر کے فرائض - میڈیکل آفیسر، سپرنٹنڈنٹ کے کنٹرول کے تحت جیل میں حفظانِ صحت کے انتظام و انصرام کا ذمہ دار ہوگا اور سیکشن[29] [59] کے تحت[30][صوبائی حکومت] کے وضع کردہ قواعد کے ذریعے مجوّزہ فرائض انجام دے گا۔

14۔ مخصوص معاملات میں میڈیکل آفیسر کا اطلاع دینا - میڈیکل آفیسر اپنے پاس اس یقین کی وجہ موجود ہونے کے کہ کسی قیدی کا ذہن اس نظم و ضبط یا سلوک جس کے تحت اُسے رکھا گیا ہے، کی وجہ سے مضر طور پر متاثر ہوا ہے تو وہ سپرنٹنڈنٹ کو اس معاملے کی مناسب تفہیم والی رائے کے ساتھ تحریری اطلاع دے گا۔

یہ رپورٹ سپرنٹنڈنٹ کے احکامات کے ساتھ فوراً [31] [جیل خانہ جات کے ڈائریکٹر] کے علم میں لانے کے لیے بھیجی جائے گی۔

15۔ قیدی کی وفات پر اطلاع دہی - میڈیکل آفیسر کسی قیدی کی وفات پر ممکنہ طور پر مندرجہ ذیل رجسٹر میں درج کرے گا، یعنی:

(1) وہ دن جب متوفی نے پہلی دفعہ بیماری کی شکایت کی یا اُسے بیمار پایا گیا،

(2) کام اگر کوئی ہو، جس پر اُسے اس دن لگایا گیا تھا،

(3) اُس دن اُس کی خوراک کی مقدار،

(4) وہ دن جب اُسے ہسپتال میں داخل کیا گیا،

(5) وہ دن جب میڈیکل آفیسر کو پہلی دفعہ بیماری کی اطلاع دی گئی،

---

[28] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 الفاظ اور اعداد "یا سیکشن 60" کو حذف کیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[29] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "60" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[30] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" سے بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[31] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962) "انسپکٹر جنرل" کو بدل دیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔ 3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

(6) بیماری کی نوعیت،

(7) جب متوفی کی وفات سے قبل آخری دفعہ میڈیکل آفیسر یا طبّی ماتحت سے اس کا معائنہ کیا گیا،

(8) قیدی نے کب وفات پائی، اور

(9) (بذریعہ پوسٹ مارٹم ملاحظہ کیے جانے والے معاملات میں) وفات کے بعد آثار کی تفصیل مع میڈیکل آفیسر سے درکار سمجھی جانے والی کوئی خصوصی رائے۔

جیلر

16۔ **جیلر** - (1) سپرنٹنڈنٹ کے کسی اور جگہ رہنے کی تحریری اجازت دینے تک جیلر جیل ہی میں رہے گا۔

(2) جیلر[32] [جیل خانہ جات کے ڈائریکٹر] کی تحریری منظوری کے بغیر کسی اور روزگار سے وابستہ نہیں ہوگا۔

17۔ **قیدی کی وفات پر جیلر کا اطلاع دینا** - جیلر کسی قیدی کی وفات پر سپرنٹنڈنٹ اور طبّی ماتحت کو اس کی فوری اطلاع دے گا۔

18۔ **جیلر کی ذمہ داری** - جیلر سیکشن 12 کے تحت رکھے گئے ریکارڈ، قید کے وارنٹ اور اُس کی حفاظت میں حوالے کردہ دیگر تمام دستاویزات اور قیدیوں سے قبضے میں لی گئی رقم اور دیگر اشیا کی محفوظ تحویل کا ذمے دار ہوگا۔

19۔ **جیلر کا رات کو حاضر رہنا**- سپرنٹنڈنٹ کی تحریری اجازت کے بغیر جیلر ایک رات کے لیے بھی جیل سے غیر حاضر نہیں ہوگا؛ لیکن اگر وہ کسی ناگزیر احتیاج کی وجہ سے ایک رات کے لیے بغیر رخصت غیر حاضر ہوتا ہے تو وہ فوراً سپرنٹنڈنٹ کو حقائق اور ان کی وجوہات کی اطلاع دے گا۔

20۔ **ڈپٹی اور اسسٹنٹ جیلروں کے اختیارات** - کسی جیل میں ڈپٹی جیلر یا اسسٹنٹ جیلر کی تقرری پر وہ سپرنٹنڈنٹ کے احکامات کے تحت کوئی بھی فرائض انجام دینے کے مجاز اور اس ایکٹ یا اس کے تحت کسی قاعدے کے تحت جیلر کی تمام ذمے داریوں کے پابند ہوں گے۔

ماتحت افسران

21۔ **دربان کے فرائض** - دربان کے طور پر کام کرنے والا یا جیل کا کوئی دیگر افسر جیل کے اندر یا وہاں سے باہر لے جانے والی کسی شے کا معائنہ کر سکتا ہے اور جیل کے اندر یا وہاں سے باہر کوئی ممنوعہ شے لانے یا جیل سے متعلق کوئی املاک لے جانے والے کسی مشتبہ شخص کو روک سکتا ہے اور اُس کی تلاشی لے سکتا ہے یا کروا سکتا ہے اور ایسی کسی شے یا املاک کے ملنے پر فوراً اس کی اطلاع جیلر کو دے گا۔

22۔ **ماتحت افسران کا رخصت کے بغیر غیر حاضر نہ ہونا** - جیلر کے ماتحت افسران سپرنٹنڈنٹ یا جیلر سے رُخصت کے بغیر جیل سے غیر حاضر نہیں ہوں گے۔

---

[32] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) کا آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962) "انسپکٹر جنرل" کو بدل دیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔ 3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

23۔ **سزایاب افسران** - جیل خانہ جات کے بطور افسران مقرر کردہ قیدی مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان (XLV بابت 1860) کے مفہوم میں سرکاری ملازمین متصور ہوں گے۔

باب IV

قیدیوں کا داخلہ، اخراج اور رہائی

24۔ **بوقتِ داخلہ قیدیوں کا معائنہ** - (1) کسی قیدی کے کسی جیل میں داخلے کے وقت اُس کی تلاشی لی جائے گی اور تمام ہتھیار اور ممنوعہ اشیا اُس سے لے لی جائیں گی۔

(2) داخلے کے بعد ہر فوجداری قیدی کا جتنی جلدی ممکن ہو، میڈیکل آفیسر کے عمومی یا خصوصی احکامات کے تحت معائنہ کیا جائے گا اور میڈیکل آفیسر جیلر کی رکھی گئی کتاب میں قیدی کی صحت کی حالت اور اس کے جسم پر کسی زخم یا نشان کا ریکارڈ، قیدِ بامشقت کی سزا ملنے پر کام جس کے لیے وہ موزوں ہو، اس کا درجہ اور اپنی کوئی موزوں اور قابلِ اندراج رائے درج کرے یا کروائے گا۔

(3) خاتون قیدیوں کی صورت میں تلاشی اور معائنہ میڈیکل آفیسر کے عمومی یا خصوصی احکامات کے تحت منتظمہ کی جانب سے کیا جائے گا۔

25۔ **قیدیوں کا مال واسباب** - وہ تمام رقوم یا دیگر اشیا جن کے حوالے سے مجاز عدالت نے کوئی حکم جاری نہ کیا ہو اور جنھیں کسی فوجداری قیدی مکمل اختیار کے ساتھ جیل میں لایا ہو یا جیل میں ایسے قیدی کے استعمال کے لیے بھیجی گئی ہوں انھیں جیلر کی تحویل میں رکھا جائے گا۔

26۔ **قیدیوں کی منتقلی اور رہائی** - (1) کسی دیگر جیل میں منتقل کرنے سے قبل میڈیکل آفیسر تمام قیدیوں کا معائنہ کرے گا۔

(2) میڈیکل آفیسر کی جانب سے منتقلی کے لیے غیر موزوں قرار دی جانے والی بیماری سے محفوظ ہونے کی تصدیق نہ کیے جانے تک کسی قیدی کو ایک جیل سے کسی دیگر میں منتقل نہیں کیا جائے گا۔

(3) کسی شدید یا خطرناک بیماری میں مبتلا کسی قیدی کو اُس کی مرضی کے خلاف یا میڈیکل آفیسر کی رائے میں اُس کی رہائی غیر موزوں ہونے تک جیل سے رہا نہیں کیا جائے گا۔

باب V

قیدیوں کا نظم وضبط

27۔ **قیدیوں کی علیحدگی** - قیدیوں کی علیحدگی کے حوالے سے اس ایکٹ کی مقتضیات مندرجہ ذیل کے مطابق ہوں گی:-

(1) خواتین کے ساتھ ساتھ مرد قیدیوں پر مشتمل کسی جیل میں خواتین کو علیحدہ عمارات یا انھی عمارات کے علیحدہ حصوں میں اُنھیں مرد قیدیوں سے ملنے یا اُن سے بات چیت یا میل جول رکھنے سے روکنے کے طریقِ کار کے مطابق رکھا جائے گا؛

(2) [33] [اکیس] سال سے کم عمر کے مرد قیدیوں کی جیل میں اُن تمام قیدیوں کو دیگر قیدیوں سے اور بلوغت کی عمر پانے والے قیدیوں کو ان سے کم عمر قیدیوں سے علیحدہ رکھنے کے لیے ذرائع فراہم کیے جائیں گے؛

(3) غیر سزا یافتہ فوجداری قیدیوں کو سزا یافتہ فوجداری قیدیوں سے علیحدہ رکھا جائے گا؛ اور

(4) دیوانی قیدیوں کو فوجداری قیدیوں سے علیحدہ رکھا جائے گا۔

28۔ **قیدیوں کی یکجا یا علیحدہ قید** - مذکورہ بالا آخری سیکشن کی مقتضیات کے تحت سزا یافتہ فوجداری قیدیوں کو کوٹھڑی میں اکٹھے یا انفرادی یا جُزوی طور پر کسی ایک اور جُزوی طور پر کسی دیگر طریقے کے مطابق قید میں رکھا جا سکتا ہے۔

29۔ **قیدِ تنہائی** - کسی کوٹھڑی کو قیدی کی کسی وقت جیل کے افسر سے بات چیت کے قابل بنانے کے ذرائع سے آراستہ کیے بغیر قیدِ تنہائی کے لیے استعمال نہیں کیا جائے گا اور کسی کوٹھڑی میں چوبیس گھنٹوں سے زائد کے لیے مقید ایسے ہر قیدی کا میڈیکل آفیسر یا طبّی ماتحت سے روزانہ کم سے کم ایک دفعہ لازمی معائنہ کیا جائے گا۔

30۔ **سزائے موت کے قیدی** - (1) سزائے موت کے تحت ہر قیدی کی سزا کے حکم کے بعد جیل میں آمد پر فوراً جیلر سے یا اُس کے حکم کے تحت تلاشی لی جائے گی اور جیلر کی جانب سے اُس کے قبضے میں خطرناک یا غیر موزوں متصور ہونے والی تمام اشیا اُس سے لے لی جائیں گی۔

(2) ایسے ہر قیدی کو تمام دیگر قیدیوں سے علیحدہ کوٹھڑی میں قید کیا جائے گا اور دن رات چوکیدار کی نگرانی میں رکھا جائے گا۔

باب VI

دیوانی اور غیر سزا یافتہ فوجداری قیدیوں کی خوراک، ملبوسات اور بستر

31۔ **بعض قیدیوں کی نجی ذرائع سے دیکھ بھال** - کسی دیوانی یا غیر سزا یافتہ فوجداری قیدی کو معائنے اور [34] [ڈائریکٹر جیل خانہ جات] کی جانب سے منظور شُدہ قواعد کے تحت اپنی کفالت اور مناسب اوقات کے دوران نجی ذرائع سے کھانا، ملبوسات، بستر یا دیگر اشیائے ضرورت خریدنے یا وصول کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

32۔ **بعض قیدیوں کے درمیان کھانے اور ملبوسات کے تبادلے پر پابندی** - کسی دیوانی یا غیر سزا یافتہ فوجداری قیدی سے متعلق کسی کھانے، ملبوسات، بستر یا دیگر اشیائے ضروریات کا کوئی حصہ کسی اور قیدی کو نہ دیا جائے گا نہ اُس سے ادھار لیا جائے گا نہ اُسے فروخت کیا جائے گا؛ اور اس سیکشن کی دفعات کی خلاف ورزی کرنے والا کوئی قیدی سپرنٹنڈنٹ کے مطابق موزوں سمجھی جانے والی مدت تک کھانا خریدنے یا نجی ذرائع سے حاصل کرنے کی رعایت کھودے گا۔

33۔ **دیوانی اور غیر سزا یافتہ فوجداری قیدیوں کو ملبوسات اور بستر کی فراہمی** - (1) اپنے لیے معقول ملبوسات اور بستر کا انتظام نہ کرنے کے قابل ہر دیوانی اور غیر سزا یافتہ فوجداری قیدی کو سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے ضروری ملبوسات اور بستر فراہم کیے جائیں گے۔

---

[33] بذریعہ اسیران (ترمیم) ایکٹ، 1930 (VI بابت 1930) "اٹھارہ" کو بدل دیا گیا، ایس۔2؛ اور مؤرخہ 15 مارچ، 1930 کو انڈیا گزٹ میں شائع ہوا۔

[34] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) کا آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962) "انسپکٹر جنرل" کو بدل دیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

(2) کسی دیوانی قیدی کی کسی نجی شخص کے حق میں کسی ڈگری پر عمل درآمد کے نتیجے میں جیل میں قید پر ایسا نجی شخص یا اس کا نمائندہ اُسے تحریری مطالبہ ملنے کے بعد اڑتالیس گھنٹوں کے اندر قیدی کو فراہم کردہ ملبوسات اور بستر کی قیمت سپرنٹنڈنٹ کو ادا کرے گا؛ اور اس رقم کی عدم ادائیگی کی صورت میں قیدی کو رہا کیا جا سکتا ہے۔

باب VII

قیدیوں کا روزگار

34۔ **دیوانی قیدیوں کا روزگار -** (1) دیوانی قیدی سپرنٹنڈنٹ کی اجازت سے کام کر سکتے ہیں اور کوئی تجارت یا پیشہ اختیار کر سکتے ہیں۔

(2) جیل کے خرچ پر باقاعدہ رکھے گئے اوزاروں کے علاوہ اپنے اوزار لینے والے دیوانی قیدیوں کو ان کی مکمل کمائی کی وصولی کی اجازت ہوگی؛ مگر ایسی کمائی خواہ اپنے یا جیل کے خرچ پر باقاعدہ رکھے گئے اوزاروں سے ہو، اوزاروں کے استعمال اور انھیں باقاعدہ رکھنے کی لاگت کے طور پر سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے متعین کردہ کٹوتی کے تحت ہوگی۔

35۔ **فوجداری قیدیوں کا روزگار -** (1) قیدِ بامشقت یا اپنی مرضی سے کام پر رکھے گئے کسی فوجداری قیدی کو ماسوائے ہنگامی حالت کے سپرنٹنڈنٹ کی تحریری منظوری کے بغیر کسی ایک دن میں نو گھنٹوں سے زائد کام پر نہیں رکھا جائے گا۔

(2) میڈیکل آفیسر وقتاً فوقتاً مزدور قیدیوں کا کام کے دوران معائنہ کرے گا اور ہر پندرہ دن میں کم سے کم ایک دفعہ کام پر رکھے گئے ہر قیدی کے احوال نامے پر اُس وقت اس قیدی کا وزن ریکارڈ کروائے گا۔

(3) اگر میڈیکل آفیسر کی رائے میں کسی قیدی کی صحت کسی قسم کے کام پر رکھے جانے یا مزدوری کی کسی نوعیت کی وجہ سے خراب ہے تو اس قیدی کو اُس مشقت پر نہیں رکھا جائے گا مگر میڈیکل آفیسر کے خیال میں اُس کے لیے موزوں کسی قسم یا مزدوری کے درجے پر رکھا جائے گا۔

36۔ **قیدِ بلا مشقت کے سزا یافتہ فوجداری قیدیوں کا روزگار -** سپرنٹنڈنٹ قیدِ بلا مشقت کے سزا یافتہ تمام فوجداری قیدیوں (کی جانب سے یہ خواہش کیے جانے پر) اُن کے روزگار کا اہتمام کرے گا؛ مگر قیدِ بامشقت نہ پانے والے کسی قیدی کو کام سے غفلت پر بذریعہ قواعدِ جیل مقرر کردہ خوراک کی مقدار میں کسی تبدیلی کی کوئی سزا نہیں دی جائے گی۔

باب VIII

قیدیوں کی صحت

37۔ **بیمار قیدی -** (1) طبّی ماتحت سے معائنے کے خواہش مند یا ذہنی یا جسمانی طور پر تندرست نظر نہ آنے والے قیدیوں کے ناموں کی اطلاع ایسے قیدیوں کے فی الوقت نگران افسر کی جانب سے کسی تاخیر کے بغیر جیلر کو دی جائے گی۔

(2) جیلر بلا تاخیر طبّی ماتحت کی توجہ، معائنے کے خواہش مند یا بیمار کسی قیدی یا کسی ایسے قیدی جس کی ذہنی یا جسمانی حالت توجہ طلب معلوم ہو، کی جانب دلائے گا اور اس قیدی کے علاج یا نظم وضبط میں تبدیلیوں کے حوالے سے میڈیکل آفیسر یا طبّی ماتحت کی تمام تحریری ہدایات پر عمل درآمد کرے گا۔

38۔ **میڈیکل آفیسرز کی ہدایات کا ریکارڈ -** میڈیکل آفیسر یا طبّی ماتحت کی جانب سے کسی مریض کے حوالے سے دی گئی تمام ہدایات ماسوائے فراہمیِ ادویات کے احکامات یا بذاتِ خود میڈیکل افسر یا اس کی نگرانی میں انجام دیے گئے معاملات سے متعلق ہدایات، قیدی کے

احوال نامے یا[35] [صوبائی حکومت] کی جانب سے قاعدے کے ذریعے ہدایت کردہ کسی دیگر ریکارڈ میں روزمرہ کی بنیاد پر درج کی جائیں گی اور جیلر ایسی ہر ہدایت کے حوالے سے اس کی تعمیل کرنے یا نہ کرنے کے حقائق، مع اپنے مطابق موزوں مشاہدات کو بیان کرتے ہوئے موزوں جگہ پر اندراج کی تاریخ کے ساتھ، درج کرے گا۔

39۔ **ہسپتال -** ہر جیل میں بیمار قیدیوں کے داخلے کے لیے ہسپتال یا مناسب جگہ فراہم کی جائے گی۔

باب IX

قیدیوں کی ملاقاتیں

40۔ **دیوانی اور غیر سزا یافتہ فوجداری قیدیوں کی ملاقاتیں -** ہر جیل میں ایسے اشخاص جن سے دیوانی یا غیر سزا یافتہ قیدی ملاقات کا ارادہ رکھتے ہوں، کے مناسب وقت پر اور مناسب پابندیوں کے تحت داخلے کے باضابطہ اہتمام اور انصاف کے تقاضوں سے مطابقت کی حد تک ان کی نگہداشت کی جائے گی اور زیر مقدمہ قیدی اپنے باضابطہ اہل قانونی مشیران سے کسی دیگر شخص کی غیر موجودگی میں ملاقات کر سکتے ہیں۔

41۔ **ملاقاتیوں کی تلاشی -** (1) جیلر کسی قیدی کے کسی ملاقاتی کے نام اور پتے کا مطالبہ کر سکتا ہے اور وہ شک پڑنے پر کسی ملاقاتی کی تلاشی لے سکتا ہے یا کروا سکتا ہے مگر ایسی تلاشی کسی قیدی یا کسی اور ملاقاتی کی موجودگی میں نہیں ہو گی۔

(2) اگر کوئی ملاقاتی اپنی تلاشی کی اجازت دینے سے انکار کرے تو جیلر اُس کا داخلہ مسترد کر سکتا ہے؛ اور اس کارروائی کی وجوہات تفصیلات سمیت[36] [صوبائی حکومت] کے ہدایت کردہ ریکارڈ میں درج کی جائیں گی۔

باب X

جیل خانہ جات سے متعلق جرائم

42۔ **جیل میں ممنوعہ اشیا لانے، لے جانے اور قیدیوں سے رابطے پر سزا -** جو شخص سیکشن[37] [59] کے تحت کسی قاعدے کے برعکس کوئی ممنوعہ شے کسی جیل میں لائے یا وہاں سے لے جائے یا کسی بھی ذریعے سے لانے یا لے جانے کی کوشش کرے یا کسی جیل کی حدود سے باہر کسی قیدی کو فراہم کرے یا فراہم کرنے کی کوشش کرے،

اور کسی جیل کا ہر افسر جو ایسے کسی قاعدے کے برعکس ایسی کسی شے کے جیل میں لانے یا وہاں سے لے جانے یا کسی قیدی کے قبضے میں ہونے یا کسی جیل کی حدود سے باہر کسی قیدی کو فراہمی کو جانتے ہوئے اس کی اجازت دے اور جو شخص ایسے کسی قاعدے کے برعکس کسی قیدی سے

---

[35] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[36] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[37] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "60" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جیسا کہ بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

بات چیت کرے یا کرنے کی کوشش کرے اور جو شخص اس سیکشن کے تحت قابل سزا کسی جُرم کی ترغیب دے تو وہ شخص مجسٹریٹ کے رُوبرو سزایابی پر چھ ماہ تک کی مدت کی قید یا دو سو روپے تک جرمانے یا دونوں سزاؤں کا مستوجب ہو گا۔

43۔ **سیکشن 42 کے تحت جُرم پر گرفتاری کا اختیار** - جب کوئی شخص جیل کے کسی افسر کی موجودگی میں آخری مذکورہ بالا سیکشن میں مخصوص کسی جرم کا ارتکاب کرے اور ایسے افسر کے مطالبے پر اپنا نام اور پتہ ظاہر کرنے سے انکار کرے یا وہ نام یا پتہ فراہم کرے جسے وہ افسر جانتا ہو کہ یہ غلط ہے یا جس کے غلط ہونے کے یقین کا جواز اس کے پاس موجود ہو تو وہ افسر اُسے گرفتار کر سکتا ہے اور بِلا تاخیر اُسے کسی پولیس آفیسر کے حوالے کرے گا اور وہ پولیس آفیسر یوں کارروائی کرے گا کہ گویا جُرم اس کی موجودگی میں ہوا ہو۔

44۔ **سزاؤں کی اشاعت** - سپرنٹنڈنٹ جیل کے باہر نمایاں جگہ پر سیکشن 42 کے تحت ممنوعہ افعال اور اُن کے ارتکاب پر عائد کردہ سزاؤں کی انگریزی اور مقامی زبان میں واضح کرنے والا نوٹس آویزاں کروائے گا۔

باب XI

دورانِ قید جرائم

45۔ **دورانِ قید جرائم** - جب کسی قیدی سے درج ذیل جرائم سرزد ہوں تو انھیں دورانِ قید جرائم قرار دیا جاتا ہے:-

(1) جیل کے کسی ضابطے کی ایسی دانستہ حکم عدولی جو سیکشن 59 کے تحت وضع کردہ قواعد کے ذریعے جیل میں جرم قرار دی گئی ہو؛

(2) حملے یا مجرمانہ تشدد کا ارتکاب؛

(3) ہتک آمیز یا دھمکی آمیز زبان کا استعمال؛

(4) غیر اخلاقی یا ناشائستہ یا بد نظمی پر مبنی رویہ؛

(5) کام نہ کرنے کے لیے خود کو دانستہ ضرر پہنچانا؛

(6) باغیانہ طور پر کام کرنے سے انکار؛

(7) باضابطہ اختیار کے بغیر ہتھکڑیوں، بیڑیوں یا سلاخوں کو رگڑنا، کاٹنا، تبدیل کرنا یا ہٹانا؛

(8) سزائے قیدِ بامشقت کے قیدی کی کام پر دانستہ کاہلی یا غفلت؛

(9) سزائے قیدِ بامشقت کے قیدی سے کام کی دانستہ بد انتظامی؛

(10) جیل کی املاک کو دانستہ نقصان پہنچانا؛

(11) احوال ناموں، ریکارڈ یا دستاویزات میں تحریف یا اُن کی ہیئت بگاڑنا؛

(12) کوئی ممنوعہ شے وصول کرنا، قبضے میں رکھنا یا منتقل کرنا؛

(13) علالت کا مکر کرنا؛

(14) کسی افسر یا قیدی کے خلاف کوئی جھوٹی الزام تراشی؛

(15) کہیں آگ لگنے، کسی منصوبے یا سازش کے ہونے، فرار ہونے یا فرار کی کوشش یا تیاری کرنے اور کسی قیدی یا جیل کے آفیسر پر حملہ کرنے یا حملے کی تیاری کرنے پر جونہی کسی کے علم میں آئے، اسے نظرانداز کرنا یا اطلاع دینے سے انکار کرنا؛ اور

(16) فرار ہونے کی کوشش کرنا یا فرار میں اعانت کرنا یا مذکورہ بالا جرائم میں سے کسی دیگر کا ارتکاب۔

46۔ ان جرائم پر سزا - سپرنٹنڈنٹ کسی ایسے جرم سے متعلق شخص سے تفتیش کر سکتا ہے اور ایسے جرم پر مندرجہ ذیل کے مطابق سزا دے سکتا ہے۔

(1) رسمی تنبیہ:

وضاحت - رسمی تنبیہ سے مراد سپرنٹنڈنٹ کی جانب سے کسی قیدی کو از خود مخاطب کر کے تنبیہ کرنا اور سزا کی کتاب میں اور قیدی کے احوال نامے پر ریکارڈ کرنا ہوگا؛

(2) [38] [صوبائی حکومت] [39] [کے وضع کردہ قواعد کے ذریعے مقررہ مدت کے لیے زیادہ مشکل یا سخت قسم کے کام پر لگانا؛

(3) سزائے قیدِ بامشقت نہ پانے والے سزا یافتہ فوجداری قیدی کی صورت میں سات دن تک کی مدت کی سخت مشقت؛

(4) [40] [صوبائی حکومت] کے وضع کردہ قواعد کے ذریعے فی الوقت نافذ العمل نظامِ معافی کے تحت جائز رعایتوں میں مجوّزہ کمی؛

(5) تین ماہ تک کی مدت تک پہننے کے لیے پٹ سن یا دیگر مواد سے بنے کھردرے کپڑے، جو اون نہ ہو، سے بدلنا:

(6) [41] [صوبائی حکومت] کے وضع کردہ قواعد کے ذریعے مقررہ مدت کے لیے اور طریقِ کار کے مطابق {مجوّزہ} نمونے اور وزن کی ہتھکڑیاں پہنانا؛

(7) [42] [صوبائی حکومت] کے وضع کردہ قواعد کے ذریعے مقررہ مدت اور مناسب طریقے پر مناسب وزن کی بیڑیاں؛

(8) [43] [تین] ماہ تک کی مدت کے لیے علیحدہ قید کی سزا؛

---

[38] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "کونسل میں گورنر جنرل" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[39] بذریعہ جیل خانہ جات (ترمیم) ایکٹ، 1925 (XVII بابت 1925) اضافہ کیا گیا، ایس۔2؛ بذریعہ انڈین مجلسِ قانون ساز پاس ہوا اور اسے 28 مارچ، 1925 کو گورنر جنرل سے منظوری حاصل ہوئی، صفحات 1 تا 2۔

[40] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "کونسل میں گورنر جنرل" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[41] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "کونسل میں گورنر جنرل" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[42] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "کونسل میں گورنر جنرل" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

وضاحت - علیحدہ قید سے مراد مشقت یا اس کے بغیر وہ قید ہے جس میں قیدی کو دیگر قیدیوں سے بات چیت کرنے سے علیحدہ مگر نظر کے سامنے رکھا جاتا ہے اور اُسے روزانہ کم سے کم ایک گھنٹے کی ورزش اور ایک یا دیگر قیدیوں کے ساتھ مل کر کھانا کھانے کی اجازت ہو؛

(9) بھوک کی سزا سے مراد مشقت کے حوالے سے [44] [صوبائی حکومت] کی جانب سے مقررہ طریقِ کار کے مطابق اور شرائط کے تحت خوراک کی پابندی ہے:

تاہم کسی بھی قیدی پر خوراک کی پابندی چھیانوے لگاتار گھنٹوں سے زائد عائد نہیں کی جائے گی اور کسی نئے جُرم پر کم سے کم ایک ہفتے کے وقفے کے بعد دہرائی جائے گی؛

(10) کسی بھی مدت کی کوٹھڑی کی قید جو چودہ دن سے زائد نہیں ہوگی:

تاہم کسی بھی قیدی کو کوٹھڑی میں قید کی ہر مدت کے بعد کم سے کم اسی دورانیے کی مدت کے گزرنے تک دوبارہ تنہا یا علیحدہ قید میں نہیں رکھا جائے گا:

وضاحت - کوٹھڑی قید سے مراد وہ بامشقت یا بلا مشقت قید ہے جو کسی قیدی کو دیگر قیدیوں کی نظر کے سامنے مگر اُن سے اس کی بات چیت کو مکمل طور پر بند رکھنے کے لیے ہو؛

[45] [* * * * * * * * * * * * *]

[46] [(11)] شق (9) میں بیان کردہ بھوک کی سزا مع [47] [کوٹھڑی بند] قید [48] [***]؛

[49] [(12)] سزائے تازیانہ، تاہم ضربوں کی تعداد تیس سے زائد نہیں ہوگی:

---

[43] بذریعہ جیل خانہ جات (ترمیم) ایکٹ، 1925 (XVII بابت 1925) منسوخ کیا گیا، ایس۔2؛ بذریعہ انڈین مجلسِ قانون ساز پاس ہوا اور اسے 28 مارچ، 1925 کو گورنر جنرل سے منظوری حاصل ہوئی، صفحات 1 تا 2۔

[44] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "کونسل میں گورنر جنرل" کو بدل دیا گیا، مورخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[45] بذریعہ جیل خانہ جات (ترمیم) ایکٹ، 1925 (XVII بابت 1925) منسوخ کیا گیا، ایس۔2؛ بذریعہ انڈین مجلس قانون ساز پاس ہوا اور اسے 28 مارچ، 1925 کو گورنر جنرل سے منظوری حاصل ہوئی، صفحات 1 تا 2۔

[46] بذریعہ جیل خانہ جات (ترمیم) ایکٹ، 1925 (XVII بابت 1925) "تنہائی" کو بدل دیا گیا، ایس۔2؛ بذریعہ انڈین مجلسِ قانون ساز پاس ہوا اور اسے 28 مارچ، 1925 کو گورنر جنرل سے منظوری حاصل ہوئی، صفحات 1 تا 2۔

[47] بذریعہ جیل خانہ جات (ترمیم) ایکٹ، 1925 (XVII بابت 1925) "تنہائی" کو بدل دیا گیا، ایس۔2؛ بذریعہ انڈین مجلسِ قانون ساز پاس ہوا اور اسے 28 مارچ، 1925 کو گورنر جنرل سے منظوری حاصل ہوئی، صفحات 1 تا 2۔

[48] بذریعہ جیل خانہ جات (ترمیم) ایکٹ، 1925 (XVII بابت 1925) الفاظ "جیسا کہ شق (11) میں بیان کردہ ہے" کو حذف کیا گیا، ایس۔2؛ بذریعہ انڈین مجلسِ قانون ساز پاس ہوا اور اسے 28 مارچ، 1925 کو گورنر جنرل سے منظوری حاصل ہوئی، صفحات 1 تا 2۔

[49] بذریعہ جیل خانہ جات (ترمیم) ایکٹ، 1925 (XVII بابت 1925) نیا نمبر دیا گیا، ایس۔3؛ بذریعہ انڈین مجلسِ قانون ساز پاس ہوا اور اسے 28 مارچ، 1925 کو گورنر جنرل سے منظوری حاصل ہوئی، صفحات 1 تا 2۔

تاہم اس سیکشن میں درج کچھ بھی کسی خاتون کو کسی قسم کی ہتھکڑیوں، بیڑیوں یا سزائے تازیانہ کی مستوجب نہیں ٹھہرائے گا۔

47۔ سیکشن 46 کے تحت سزاؤں کا شمار - [50][(1)] آخری مذکورہ بالا سیکشن میں شمار کردہ سزاؤں میں سے کوئی دو سزائیں ایسے کسی جرم کے لیے یک جا کر کے مندرجہ ذیل مستثنیات کے تحت دی جاسکتی ہیں، یعنی:-

(1) رسمی تنبیہ کو اس سیکشن کی شق (4) کے تحت رعایتوں کے ختم کرنے کے علاوہ کسی دیگر سزا کے ساتھ یک جا نہیں کیا جائے گا۔

(2) بھوک کی سزا کو اُس سیکشن کی شق (2) کے تحت مشقت کی تبدیلی سے یک جا نہیں کیا جائے گا اور نہ علیحدہ طور پر دی گئی بھوک کی سزا کی کسی اضافی مدت کو [51][کوٹھڑی قید] کے ساتھ دی گئی بھوک کی سزا کی کسی مدت کے ساتھ یک جا کیا جائے گا۔

[52][(3) کوٹھڑی بند قید کو علیحدہ قید کے ساتھ وہ مدت بڑھانے کے لیے یک جا نہیں کیا جائے گا جس کے لیے قیدی الگ رکھے جانے کا مستوجب ہے؛]

(4) سزائے تازیانہ کو کوٹھڑی بند قید [53][اور] علیحدہ قید اور نظامِ معافی کے تحت جائز کوئی رعایت ختم کرنے کی سزا کے علاوہ کسی دیگر قسم کی سزا میں یک جا نہیں کیا جائے گا؛

[54][(5) کسی بھی سزا کو [55][صوبائی حکومت] کے وضع کردہ قواعد کی خلاف ورزی میں کسی سزا سے یک جا نہیں کیا جائے گا۔]

[56][(2) ایسے کسی جرم کے لیے کوئی سزا نہیں دی جائے گی جو کسی دوسرے ایسے جرم میں دی گئی سزا کے ساتھ مل کر وہ دو سزائیں بن جائیں جو اس جرم کے لیے اکٹھی نہ دی جاسکیں۔]

---

[50] ذریعہ جیل خانہ جات (ترمیم) ایکٹ، 1925 (XVII بابت 1925) نیا نمبر دیا گیا، ایس۔2؛ بذریعہ انڈین مجلس قانون ساز پاس ہوا اور اسے 28 مارچ، 1925 کو گورنر جنرل سے منظوری حاصل ہوئی، صفحات 1 تا 2۔

[51] بذریعہ اسیران (ترمیم) ایکٹ، 1925 (XVII بابت 1925) "تنہائی" کو بدل دیا گیا، ایس۔3؛ انڈین مجلس قانون ساز سے پاس ہوا اور 28 مارچ، 1925 کو گورنر جنرل سے منظوری حاصل ہوئی، صفحات 1 تا 2۔

[52] بذریعہ جیل خانہ جات (ترمیم) ایکٹ، 1925 (XVII بابت 1925) "تنہائی" کو بدل دیا گیا، ایس۔2؛ بذریعہ انڈین مجلس قانون ساز پاس ہوا اور اسے 28 مارچ، 1925 کو گورنر جنرل سے منظوری حاصل ہوئی، صفحات 1 تا 2۔

[53] بذریعہ تنسیخی اور ترمیمی ایکٹ، 1914 (X بابت 1914) "یا" کو بدل دیا گیا، سیکشن۔2 اور شیڈول I۔

[54] بذریعہ اسیران (ترمیم) ایکٹ، 1925 (XVII بابت 1925) اضافہ کیا گیا، ایس۔3؛ انڈین مجلس قانون ساز سے پاس ہوا اور 28 مارچ، 1925 کو گورنر جنرل سے منظوری حاصل ہوئی، صفحات 1 تا 2۔

[55] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "کونسل میں گورنر جنرل" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[56] بذریعہ جیل خانہ جات (ترمیم) ایکٹ، 1925 (XVII بابت 1925) "تنہائی" کو بدل دیا گیا، ایس۔2؛ بذریعہ انڈین مجلس قانون ساز پاس ہوا اور اسے 28 مارچ، 1925 کو گورنر جنرل سے منظوری حاصل ہوئی، صفحات 1 تا 2۔

48۔ سیکشن 46اور 47 کے تحت سزائیں۔ (1) سپرنٹنڈنٹ کو آخری مذکورہ بالا دو سیکشنوں میں شمار کردہ کوئی سزا دینے کا اختیار حاصل ہو گا تاہم ایک ماہ سے زائد مدت علیحدہ قید کی صورت میں [57] [ڈائریکٹر جیل خانہ جات] کی پیشگی منظوری ضروری ہو گی۔

(2) سپرنٹنڈنٹ کے ماتحت کسی افسر کو کوئی بھی سزا دینے کا اختیار نہیں ہو گا۔

49۔ سزاؤں کا مذکورہ بالا سیکشنوں سے تطابق۔ کسی قیدی پر مذکورہ بالا سیکشنوں میں مخصوص سزاؤں کے علاوہ کوئی سزا عدالتِ قانون کے حکم کے سوا عائد نہیں کی جائے گی اور کسی قیدی پر عائد ہر سزا انھی سیکشنوں کی دفعات کے مطابق ہو گی۔

50۔ سزا کے لیے میڈیکل آفیسر سے قیدی کی صحت مندی کی تصدیق۔ (1) بھوک کی علیحدہ یا اکٹھی کوئی بھی سزا یا سزائے تازیانہ یا سیکشن 46 کی شق (2) کے تحت مشقت کی تبدیلی کی سزا پر عمل درآمد اس قیدی، جسے سزا دی جانی ہو، کا میڈیکل آفیسر سے معائنہ ہونے تک نہیں کیا جائے گا جو قیدی کو سزا برداشت کرنے کے قابل سمجھنے پر سیکشن 12 میں مجوّزہ کتاب کے متعلقہ کالم میں اس کے مطابق تصدیق کرے گا۔

(2) قیدی کو سزا کے لیے غیر موزوں سمجھنے پر وہ اپنی تحریری رائے خود کو مناسب لگنے والے طریقِ کار کے مطابق ریکارڈ کرے گا اور قیدی کو دی گئی سزا کی قسم کا اس کے لیے مکمل طور پر غیر موزوں ہونا بیان کرے گا یا اُس میں کوئی تبدیلی ضروری سمجھنے پر اُسے واضح کرے گا۔

(3) اور مؤخر الذکر صورت میں وہ بیان کرے گا کہ وہ سزا کو کس حد تک قیدی کی صحت کو ضرر پہنچائے بغیر برداشت کرنا مناسب سمجھتا ہے۔

51۔ سزاؤں کے کھاتے میں اندراجات۔ (1) سیکشن 12 میں مقررہ پیمائش کی کتاب میں عائد ہر سزا کے حوالے سے قیدی کا نام، رجسٹر نمبر اور درجہ (آیا عادی مجرم ہے یا نہیں) جس سے وہ تعلق رکھتا ہو، دورانِ قید جرم جس کا وہ مرتکب ہوا ہو، دورانِ قید جرم کے ارتکاب کی تاریخ، قیدی کے خلاف ریکارڈ پچھلے دورانِ قید جرائم کی تعداد اور دورانِ قید آخری جرم پر سزا اور اُس کے عائد ہونے کی تاریخ کو ریکارڈ کیا جائے گا۔

(2) دورانِ قید ہر سنگین جرم پر جرم ثابت کرنے والے گواہان کے نام ریکارڈ کیے جائیں گے اور سزائے تازیانہ دیے جانے والے جرائم کی صورت میں سپرنٹنڈنٹ گواہوں کی گواہی، قیدی کے تحفظ کا خلاصہ اور اس کے نتائج مع وجوہات ریکارڈ کرے گا۔

(3) جیلر اور سپرنٹنڈنٹ ہر سزا سے متعلق اندراجات کے لیے اُن کے درست ہونے کے ثبوت کے طور پر اپنے مختصر دستخط ثبت کریں گے۔

52۔ سنگین جُرم کے ارتکاب پر ضابطۂ کار۔ جیل کے نظم وضبط کے خلاف قیدی کے کسی جرم کا مرتکب ہونے یا ان جرائم کے بار بار مرتکب ہونے کی وجہ سے یا بصورتِ دیگر اُسے سپرنٹنڈنٹ کی رائے میں اُس سے اس ایکٹ کے تحت سزا دینے کے اختیار کے تحت مناسب طور پر قابلِ سزا نہ ہونے پر سپرنٹنڈنٹ اس قیدی کو ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ یا دائرۂ اختیار رکھنے والے درجۂ اول [58][* * *] کی عدالت میں بھیج سکتا ہے اور

---

[57] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962) "انسپکٹر جنرل" کو بدل دیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

[58] الفاظ "یا پریذیڈنسی مجسٹریٹ" جنھیں بذریعہ جیل خانہ جات (ترمیم) ایکٹ، 1910 (XIII بابت 1910) شامل کیا گیا تھا، سیکشن 2(1) کو بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (گورنر جنرل آرڈر 4 بابت 1949) حذف دیا گیا۔

وہ مجسٹریٹ قیدی پر عائد الزام کی تحقیق اور سماعت کرے گا اور سزایابی پر اسے ایک سال تک کی مدت کی قید کی سزا دے سکتا ہے اور سزا کی یہ مدت اس مدت کے علاوہ ہوگی جس کے لیے اُسے جرم کے ارتکاب پر قید کیا گیا تھا یا اُسے سیکشن 46 میں شمار کردہ سزاؤں میں سے کوئی سزا دی جاسکتی ہے:

[59] [تاہم ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایسے کسی معاملے کو تحقیق اور سماعت کے لیے درجۂ اول کے کسی اور مجسٹریٹ کو منتقل کرسکتا ہے [60] [* * *]:] اور

تاہم یہ بھی کہ کسی شخص کو ایک ہی جرم میں دوبار سزا نہیں دی جائے گی۔

53۔ سزائے تازیانہ - (1) سزائے تازیانہ وقفوں میں یا سپرنٹنڈنٹ اور میڈیکل آفیسر یا طبّی ماتحت کی موجودگی کے بغیر نہیں دی جائے گی۔

(2) سزائے تازیانہ کم سے کم آدھا انچ موٹی ہلکی رَتن کے ساتھ کولھوں پر دی جائے گی اور قیدی کے سولہ سال سے کم عمر ہونے کی صورت میں سکول کے قواعد کے مطابق مزید ہلکی رتن سے دی جائے گی۔

54۔ جیل خانوں کے ماتحت عملے کے جرائم - (1) ہر جیلر یا اس کے ماتحت جیل کے کسی افسر جو فرض کی کسی خلاف ورزی کا مرتکب ہو یا کسی قاعدے یا ضابطے یا مجاز اتھارٹی کے جاری کردہ کسی قانونی حکم کی دانستہ خلاف ورزی کرتا ہو یا اسے نظرانداز کرتا ہو یا اجازت کے بغیر یا دوماہ کی مدت کے لیے اپنے ارادے کا پیشگی تحریری نوٹس دیے بغیر اپنے عہدے کے فرائض سے دستبردار یا دانستہ اُسے دی گئی رخصت سے زائد مدت کے لیے ٹھہرتا ہو یا اختیار کے بغیر اپنی جیل کی ڈیوٹی کے علاوہ کسی دیگر روزگار میں مصروفِ عمل ہوتا ہو یا کسی بزدلی کا مرتکب ہو تو اُسے مجسٹریٹ کے رُوبرو سزایابی پر دوسو روپے تک جرمانے کی سزا یا تین ماہ تک کی مدت کی قید کی سزا یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

(2) اس سیکشن کے تحت کسی شخص کو ایک ہی جرم میں دو دفعہ سزا نہیں دی جائے گی۔

باب XII

متفرقات

55۔ قیدیوں کی بیرونِ قید خانہ تحویل، کنٹرول اور روزگار - کسی قیدی کو کسی جیل، جس میں وہ قانونی طور پر قید ہو، سے یا اس میں لایا یا لے جایا جاتا ہو یا جب وہ ایسی جیل کے کسی افسر کی قانونی تحویل یا کنٹرول میں یا اس کے تحت جیل کی حدود سے باہر یا بصورتِ دیگر کام کرتا ہو تو وہ جیل میں متصور ہوگا اور فی الحقیقت جیل میں ہونے کے تمام واقعات کے تحت ہوگا۔

56۔ بیڑیوں میں قید - جب سپرنٹنڈنٹ (کسی قیدی کی حالت یا قیدیوں کے کردار کے حوالے سے) ضروری سمجھتا ہو کہ کسی قیدی کی محفوظ تحویل کے لیے اُسے بیڑیوں میں قید کیا جانا چاہیے تو وہ [61] [ڈائریکٹر جیل خانہ جات] کی جانب سے [62] [صوبائی حکومت] کی منظوری سے دیے گئے قواعد اور ہدایات پر اُسے یوں قید کرسکتا ہے۔

---

[59] بذریعہ اسیران (ترمیم) ایکٹ، 1910 (XII بابت 1910) سیکشن 2(2) کو اصل دفعہ کے لیے بدل دیا گیا۔

[60] بذریعہ مرکزی ایکٹس اور آرڈیننسز کی تطبیق آرڈر، 1949 (گورنر جنرل آرڈر 4 بابت 1949) الفاظ "اور کسی چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کی جانب سے کسی دیگر پریزیڈنسی مجسٹریٹ کو" حذف کیا گیا۔

57۔ بیڑیوں میں نقل و حمل کی سزا کے تحت قیدیوں کی قید - (1) [63] [عمر قید] کی سزا کے قیدیوں کو جیل میں داخلے کے بعد سیکشن [64] [59] کے تحت وضع کردہ کسی قاعدے کے تحت پہلے تین ماہ تک بیڑیوں میں قید رکھا جا سکتا ہے۔

(2) سپرنٹنڈنٹ کے کسی قیدی کی محفوظ تحویل یا کسی اور وجہ سے اُسے تین ماہ سے زائد مدت تک بیڑیاں پہنانا ضروری سمجھنے پر وہ بیڑیوں میں قید رکھنے کی ضروری سمجھی جانے والی مدت کی منظوری کے لیے [65] [ڈائریکٹر جیل خانہ جات] کو درخواست دے گا اور [66] [جیل خانہ جات کا ڈائریکٹر] ایسی قید کے لیے اس کے مطابق منظوری دے گا۔

58۔ ماسوائے ضرورت کے جیلر کا قیدیوں کو بیڑیوں میں نہ رکھنا - کسی بھی قیدی کو جیلر کے اپنے اختیار کے تحت فوری ضرورت ہونے کے علاوہ کسی صورت میں بیڑیوں یا نقل و حمل کی رکاوٹ کے تحت نہیں رکھا جائے گا۔ اور اس صورت میں سپرنٹنڈنٹ کو اس کی فوری اطلاع دی جائے گی۔

59۔ قواعد وضع کرنے کا اختیار - [67] [صوبائی حکومت] اس ایکٹ کی مطابقت میں قواعد وضع کر سکتی ہے۔

(1) قید کے دوران جرائم تشکیل دینے والے افعال کی تفصیل؛

(2) دورانِ قید جرائم کی سنگین اور معمولی جرائم میں درجہ بندی کا تعین ؛

(3) اس ایکٹ کے تحت دورانِ قید جرائم یا ان کے کسی درجے کے ارتکاب پر ممکنہ جائز سزاؤں کا تعین؛

(4) ایسے حالات کا بیان جن میں دورانِ قید جرائم اور مجموعۂ تعزیراتِ پاکستان دونوں کے تحت جرم تشکیل دینے والے افعال کو دورانِ قید جُرم کے طور پر نمٹا یا یا نہ نمٹا یا جا سکتا ہو؛

(5) نمبر دینا اور سزائیں کم کرنا؛ [68] [تاہم، عمر قید کی کوئی سزا پندرہ سال کی مدتِ قید سے کم نہیں ہو گی]؛

---

[61] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) کا آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962) "انسپکٹر جنرل" کو بدل دیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔ 3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

[62] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[63] بذریعہ قانونی اصلاحات آرڈیننس، 1972 (XII بابت 1972) "نقل و حمل" کو بدل دیا گیا، 14 اپریل، 1972 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل اور --- شیڈول۔

[64] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "60" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[65] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) کا آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962) "انسپکٹر جنرل" کو بدل دیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔ 3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

[66] بذریعہ مغربی پاکستان (قوانین کی تطبیق) کا آرڈیننس، 1962 (XXV بابت 1962) "انسپکٹر جنرل" کو بدل دیا گیا، 2 جون، 1962 کو مؤثر ہوا، ایس۔ 3 اور شیڈول II؛ اور مغربی پاکستان گزٹ (غیر معمولی) میں صفحات 2195-2200 پر شائع ہوا۔

[67] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 بدل دیا گیا، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 "گورنر جنرل ان کونسل برطانوی انڈیا کے کسی علاقے کے لیے، اور ہر مقامی حکومت گورنر جنرل ان کونسل کی پیشگی منظوری کے ساتھ اپنے زیرِ انتظام علاقہ جات کے لیے" کے لیے ترمیم کی گئی۔

(6) ہنگاموں یا فرار کی کوشش کی صورت میں کسی قیدی یا قیدیوں کی کسی باڈی کے خلاف ہتھیاروں کے استعمال کو باضابطہ بنانا؛

(7) ان حالات کا بیان اور وہ شرائط باضابطہ بنانا جن میں موت کے خطرے سے دوچار قیدیوں کو آزاد کیا جا سکتا ہو؛

[69] [(8) جیلوں کی درجہ بندی اور وارڈوں، کوٹھڑیوں اور قید کی دیگر جگہوں کی نوعیت اور تعمیر کے لیے؛

(9) ہر درجے کی جیلوں میں مقید قیدیوں کو نمبر، تفصیل، یا بلحاظِ سزا یا بصورتِ دیگر باضابطہ بنانا]؛

(10) جیل خانہ جات کے انتظام وانصرام اور اس ایکٹ کے تحت مقرر تمام افسران کی تقرری کے لیے؛

(11) ذاتی خرچ کے علاوہ بصورتِ دیگر فوجداری اور دیوانی قیدیوں کی خوراک، ملبوسات اور بستر کے حوالے سے؛

(12) سزایافتہ اشخاص کے جیلوں میں یا باہر کام کرنے، ہدایات اور کنٹرول کے لیے؛

(13) ایسی اشیا کی تفصیل جن کا باضابطہ اختیار کے بغیر جیل میں لانا یا وہاں سے باہر لے جانا منع ہو؛

(14) مزدوری کی اقسام تفصیل اور اُن کی درجہ بندی کرنے اور مشقت سے آرام کے اوقات کو باضابطہ بنانا؛

(15) قیدیوں کے کام سے آمدنیوں کے بندوبست کو باضابطہ بنانا؛

(16) [70] [عمر قید] کی سزایافتہ قیدیوں کی بیڑیوں کے ساتھ قید کو باضابطہ بنانا؛

(17) قیدیوں کی درجہ بندی اور علیحدگی کے لیے؛

(18) سیکشن 28 کے تحت سزایافتہ فوجداری قیدی کی قید کو باضابطہ بنانا؛

(19) احوال ناموں کی تیاری اور باقاعدگی کے لیے؛

(20) قیدیوں کے جیلوں کے افسران کے طور پر انتخاب اور تقرری کے لیے؛

(21) اچھے رویے پر انعامات کے لیے؛

(22) ایسے قیدیوں کی منتقلی کو باضابطہ بنانا جن کی [71] [عمر قید یا اس سے کم قید] یا قید پوری ہونے کو ہو؛ [72] [تاہم، کسی دیگر صوبے جس میں قیدی کو منتقل کیا جانا ہو، کی صوبائی حکومت کی رضامندی کے تحت]؛

---

[68] بذریعہ قانونی اصلاحات آرڈیننس، 1972(XII بابت 1972) اضافہ کیا گیا، 14 اپریل، 1972 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل اور شیڈول۔

[69] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 بدل دیا گیا، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 اصلی شقوں (8) اور (9) کے لیے ترمیم کی گئی۔

[70] بذریعہ قانونی اصلاحات آرڈیننس، 1972(XII بابت 1972) "جلاوطنی" کو بدل دیا گیا، 14 اپریل، 1972 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل اور---شیڈول۔

[71] بذریعہ قانونی اصلاحات آرڈیننس، 1972(XII بابت 1972)"جلاوطنی" کو بدل دیا گیا، 14 اپریل، 1972 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل اور---شیڈول۔

[72] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 شامل کیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

(23) جیلوں میں قید فوجداری فاترالعقل اشخاص یا تندرست فوجداری فاترالعقل اشخاص کے علاج، منتقلی اور بندوبست کے لیے؛

(24) قیدیوں کی اپیلوں اور پٹیشنوں کی ترسیل اور دوستوں کے ساتھ اُن کی خط کتابت کو باضابطہ بنانا؛

(25) جیل خانہ جات کے ملاقاتیوں کی طے شُدہ ملاقات اور رہنمائی کے لیے؛

(26) اس ایکٹ اور اس کے تحت قواعد کی کسی یا تمام دفعات کو ذیلی جیلوں یا [73] مجموعۂ ضابطۂ فوجداری، 1882 (X بابت 1882) کے سیکشن 541 کے تحت مقرر کردہ قید کی خاص جگہوں تک اور ان میں ملازم افسران اور مقید قیدیوں تک وسعت دینے کے لیے؛

[74] [(27) قیدیوں کے داخلے، حراست، روزگار، خوراک، علاج اور رہائی کے حوالے سے؛ اور

(28) بالعموم اس ایکٹ کے مقاصد کو مؤثر بنانے کے لیے۔]

[75] [60۔ مقامی حکومت کا قواعد وضع کرنے کا اختیار - *********]۔

61۔ قواعد کی نقول کی نمائش - [76] [سیکشن 59] کے تحت قواعد کی نقول کی، جیل خانہ جات کے انتظام وانصرام پر اثر انداز ہونے کی حد تک انگریزی اور مقامی دونوں زبانوں میں اس جگہ نمائش کی جائے گی جہاں جیل میں تمام ملازم اشخاص کی رسائی ہو۔

62۔ سپرنٹنڈنٹ اور میڈیکل آفیسر کے اختیارات کا استعمال - سپرنٹنڈنٹ یا میڈیکل آفیسر کو اس ایکٹ کے تحت حاصل تمام اختیارات یا عائد فرائض کو اُن کی غیر موجودگی میں [77] [صوبائی حکومت] سے اس ضمن میں بذریعہ نام یا اُس کے سرکاری عہدے کے ذریعے مقرر کردہ کسی دیگر افسر کی جانب سے استعمال کیا اور انجام دیا جا سکتا ہے۔

شیڈول [78] [منسوخ شُدہ وضع شُدہ قوانین **********]

---

[73] بعد ازاں بذریعہ مجموعہ ضابطۂ فوجداری، 1898 (V بابت 1898) دوبارہ بدل دیا گیا؛

[74] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 شامل کیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[75] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 حذف کیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[76] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "سیکشن 59 اور 60" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 3 اور پہلا شیڈول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[77] بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) آرڈر، 1937 "مقامی حکومت" کو بدل دیا گیا، مؤرخہ یکم اپریل، 1937 سے مؤثر ہوا، آرٹیکل 4 اور عمومی تطبیقات کا جدول، جس میں بذریعہ گورنمنٹ آف انڈیا (انڈین قوانین کی تطبیق) اضافی آرڈر، 1937 ترمیم کی گئی۔

[78] بذریعہ تنسیخی ایکٹ، 1938 (1 بابت 1938) منسوخ کیا گیا، ایس۔2 اور شیڈول۔